© rasailojaraid.com

۳

ہ کرنا خود اپنے لئے بھی اھون اور سہل سمجھتا رہا۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ قومی اسمبلی میں اس صورت
ی ہید علماء و اکابر کی تعداد آنے کی توقع بہت کم ہے۔ دینی نقطۂ نظر سے یہی ضروری سمجھا گیا کہ حضرت
س کی شکل میں ایک نہایت، مؤثر زور دار آواز مسلمانوں کے معتمد علماء کی محبوب شخصیت کی صورت
اسمبلی میں پہنچ جائے تاکہ حکومت کے اب تک کئے گئے اسلامی نظام کے نفاذ کے وعدوں کی
ل کرانے کی جدوجہد زیادہ بھرپور اور مؤثر ثابت ہوسکے اور کیا عجب کہ حق تعالیٰ اس فیصلہ کن موڑ پر قومی
مبلی میں علماء حق کے اس بوڑھے جرنیل اور قافلۂ اہل حق کے اس عظیم سالار سے نظام اسلام کے نفاذ اور
ل میں کوئی نہایت اہم اور بھرپور کام لے لے وما ذلك على الله بعزيز جس کام کا آغاز اکابر رفقاء
ساتھ قومی اسمبلی میں آپ نے ۱۹۷۰ء کے بعد شروع فرمایا تھا۔ کیا عجب اب اسکی تکمیل میں بھی مولانا
ہدانہ کردار ادا کرنے والے اکابر مولانا مفتی محمود، مولانا ہزاروی اور دیگر مرحومین کی ارواح طیبہ کی خوشنودی
آسودگی کا ذریعہ بن جائے۔ من المومنين رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه فمنهم من
ی نحبه ومنهم من ينتظر۔

پچھلے چند ہفتوں میں کئی علمی و دینی شخصیتوں نے ملت کو داغ مفارقت دی۔ تحفظ ختم نبوت
ایک نڈر اور انتھک "سپاہی" جو درحقیقت اپنے کاروان کے جرنیل تھے مگر اخلاص وللہیت
پنے مشن میں انہماک اور محویت کی وجہ سے اپنے آپ کو سپاہی کے طور پر رکھتے۔ حضرت مولانا
یف جالندھری۔ انتقال فرماگئے، وہ تحریک ختم نبوت کے صف اول کے مجاہد تھے، ان کی
ے ناموس ختم نبوت کیلئے تگ و دو، سوز و ساز اور فکر و عمل میں فنا ہوچکی تھی یہی ان کا اوڑھنا بچھونا
تحریک ختم نبوت کی بنیادوں میں ان کی زندگی تحلیل ہوچکی تھی جس پر شوکت و سطوت کی بلڈنگیں تعمیر ہوگئیں
بین نظریں عمارت کی رعنائی پر تو جاتی ہیں اور مضبوط و مستحکم بنیادوں پر کم ہی نگاہ پڑتی ہے۔ مگر انہوں نے
ں ایسا کرنا چاہا کہ اجر و صلہ کی ساری متاع تاجدار ختم نبوتؐ سے شفاعت عظمیٰ کی شکل میں اس جہاں
سکیں جہاں کی ہر چیز لافانی ہوگئی، ختم نبوت کی اشاعت قادیانی دجل و تلبیس کا تعاقب اور مجلس ختم نبوت
یئے وسائل کی فراہمی، قادیانی شر انگیزیوں کا تدارک، مقدمات ختم نبوت کی پیروی، آئینی و قانونی تحفظات
یئے تگ و دو اس راہ میں علماء کی منت و سماجت، مشائخ و زعماء کی قدم بوسی حکام کی خوشامد،
تاستدالوں کی منت پذیری ان تمام باتوں کو عار نہیں بلکہ شمع رسالت کا یہ پروانہ یہ سب کچھ اپنے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com